قتل غیرت اور معاشرے پر اس کے اثرات، قرآن وسنت کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Honor Killing and it's effects on Society: An Analytical Study in the Light of Qur'an and Sunnah

Mehmood Raza
Research Scholar, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University, Karachi:
mehmoodraza304@gmail.com

Dr. Muhammad Shamim Akhter
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University, Karachi:
m.shamim@hamdard.edu.pk

Dr. Haseeb Ahmad Khan
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University, Karachi:
haseeb.ahmed@hamdard.edu.pk

Abstract
This research paper, titled "Honour Killing and Its Societal Impact: An Islamic Perspective," offers a qualitative analysis of honour killings and their repercussions on contemporary society through an Islamic lens. Honour killings, a form of violence deeply rooted in cultural practices, are often justified by distorted interpretations of honour and moral codes. This study explores the complex interplay between such practices and Islamic teachings, aiming to clarify misconceptions and provide a contextual understanding of the issue.Utilizing qualitative research methods, this paper examines historical, theological, and socio-cultural perspectives to evaluate the Islamic stance on honour killings. It incorporates in-depth interviews, case studies, and textual analysis to discern how Islamic principles and legal frameworks address and condemn such practices. By investigating the religious, legal, and ethical dimensions, the research seeks to elucidate the Islamic viewpoint on honour killings and highlight the ways in which Islamic teachings promote justice, equality, and human dignity.The findings underscore that honour killings are contrary to Islamic values and jurisprudence, which emphasize the sanctity of life and the prohibition of unjust violence. This study also discusses the socio-cultural factors that contribute to the persistence of honour-based violence

and proposes recommendations for addressing these issues within the framework of Islamic ethics. The research aims to contribute to a more nuanced understanding of honour killings and advocate for reforms aligned with Islamic principles to combat this form of violence effectively.Overall, this paper provides a critical examination of honour killings through an Islamic perspective, offering insights into the alignment of religious teachings with contemporary societal norms and legal standards.

Keywords: *Islamic principles, Honour Killing, Socio-Cultural Perspectives,*

تعارف

عہدِ جاہلیت کے دور میں عورت صرف ورثے ہی سے محروم نہیں رکھی جاتی تھی، بلکہ اس کا شمار اپنے باپ، شوہر یا بیٹے کی جائیداد میں ہوتا تھا۔ چنانچہ مال و جائیداد کی طرح اسے بھی ورثے اور ترکے میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ جاہلیت کے زمانے میں کئی ایسی رسمیں رائج تھیں جن کی قباحت اور غلط ہونے میں کسی کو کوئی شک نہیں ،اس کے باوجود پشیمان ہونے کے بجائے وہ فخر ومباہات کا اظہار کیا کرتے ہوئے وہ اپنی ہی بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے جنہیں وہ بڑے اطمینانِ قلب سے انجام دیا کرتے تھے۔ عرب قحط سالی کے خوف یا اس خیال سے کہ لڑکیوں کا وجود ان کی ذات کے لیے باعث ننگ وعار ہے انہیں پیدا ہوتے ہی زمین میں گاڑ دیتے تھے۔ اپنی معصوم لڑکیوں سے انہوں نے جو ناشائستہ وناروا سلوک اختیار کر رکھا تھا اس کی مذمت کرتے ہوئے قرآن مجید فرماتا ہے:

"وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ[1]"

ترجمہ: اور جب ان میں سے کسی کو خوشخبری دی جائے اس چیز کی جس وصف رحمٰن کے بتا چکا ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہے اور غم کھایا کرے۔

دوسری آیت میں بھی کلام اللہ نے انہیں اس ناشائستہ فعل اور انسانیت سوز حرکت کے بدلے خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دہ قرار دیتا، چنانچہ ارشاد ہے:

وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىِٕلَتْ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ،[2]

---

[1] الزخرف25::17

ترجمہ: اور جب زندہ در گور کی ہوئی (بچی) سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ کے باعث ماری گئی۔

اہل عرب کو اس میں یہ احساس دلایا گیا ہے کہ ان کی اخلاقی پستی کو جاہلیت نے کس قدر انتہا پر پہنچا دیا ہے کہ وہ اپنے ہی ہاتھوں اپنی ہی اولاد کو زمین میں زندہ دفن کرتے تھے، پھر بھی انھیں اپنی اس جہالت پر قائم رہنے کی اصرار تھا اور ان کے بگڑے ہوئے معاشرے میں جو اصلاح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرنا چاہتے تھے۔ دوسرا یہ کہ اس میں ایک واضح دلیل پیش کی گئی ہے آخرت کے قائم ہونے کی۔ جس بچی کو زمین میں زندہ دفن کر دیا گیا۔ آخر تو اس کی کہیں دادرسی بھی ہونی چاہیے۔ عصر حاضر میں بھی غیرت کے نام پر قتل کے مختلف زاویے ہیں، جو کہ سماجی مسائل کے مختلف وجوہات کی بنیاد پر واقع پزیر ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ یہ بہت پرانی رسم میں سے ایک رسم ہے جو دور حاضر تک جاری و ساری ہے لیکن یہ رسم اکثر و بیشتر خواتین کیخلاف استعمال ہوتی رہی ہے۔

غیرت کی لغوی واصطلاحی مفہوم:

لفظ غیور غیرت سے نکلا ہے یعنی بہت غیرت کرنے والا، از حد رشک کرنے والا، پرلے درجے کا شرمیلا نہایت باحیا، شرم۔[3] حمیت، حیا، شرم، لاج۔

غیرت غیر کی شرکت کو کہتے ہیں جب غیرت اللہ تعالیٰ کی صفت ہو تو اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حق میں کسی دوسرے کی غیرت کو پسند نہیں کرتا اور اس کا حق یہ ہے کہ بندہ اس کی اطاعت کرے۔[4]

غیرت غضب وغصہ کے اس جوش کا نام ہے جو عزت وحرمت کی بقاء کے لیے انسان کو آمادہ کرتا ہے خواہ یہ جوش عورتوں کے متعلق ہو یا عزت اہل وعیال، عزت وطن یا عزت مظلومین کے لیے ہو سب کو شامل ہیں۔[5]

والغيرة كراهة المشاركة في محبوب، غیرت کہتے ہیں محبوب میں کسی اور کی شرکت کے ناپسند کرنے کو، کرتا اس لیئے اللہ تعالیٰ شرک کو پسند نہیں کرتا اس نے شرک سے منع فرمادیا ہے۔ اسی طرح وہ پسند نہیں کرتا بے حیائی کے کاموں کو اس لیئے کہ اس نے منع فرمادیا ہے بے حیائی کے کاموں سے۔[6]

---

[2] التکویر 8، 9:30)

[3] نیر، مولوی نور الحسن، 1927، انوار اللغات، جلد: 3 صفحہ: 603، مطبوعہ لکھنؤ

[4] ہزاروی، علامہ صدیق، 2000ء، الرسالہ قشیریہ مترجم، صفحہ: 449، مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور،

[5] سوہاری، حفظ الرحمٰن، 1976ء، اخلاق اور فلسفہ اخلاق، صفحہ: 522، خالق مقبول پبلیشرز لاہور

قتل کی ابتداء غیرت کے نام پر:

قتل کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہابیل کو قتل کیا اس کے بھائی قابیل نے۔ قرآن مجید میں چھٹے پارے کے نویں رکوع کے ابتداء میں یہ واقعہ مفصل ذکر ہے، اس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے۔ حضرت حواء رضی اللہ عنھا کے شکم سے ہابیل کے ساتھ لیوا اور قابیل کے ساتھ اقلیمہ پیدا ہوئی ۔اس شریعت کے رو سے قابیل پر لیوا حلال تھی اور اقلیمہ حرام تھی مگر اقلیمہ زیادہ خوبصورت تھی، قابیل نے اسی سے نکاح کرنا چاہا حضرت آدم علیہ السلام نے منع فرمایا، قابیل بولا یہ آپکی رائے ہے۔ خداوند کا حکم نہیں تو آپ نے فرمایا تم دونوں قربانیاں پیش کرو جس کی قربانی کو آگ جلا جائے وہ سچا ہے۔ چنانچہ قابیل نے گندم کا ڈھیر اور ہابیل نے اونٹ یا بکری ذبح کر کے رکھ دی ۔غیبی آگ آئی گوشت کو جلا دیا اور گندم کو چھوڑ دیا۔ اس پر قابیل کو حسد ہوا اور اس نے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا جب حضرت آدم علیہ السلام حج کے لیئے گئے تو قابیل نے ہابیل کو اپنے ارادے سے مطلع کیا۔ اور دھمکایا ہابیل نے جواب دیا۔

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَۚ-اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ[7]

ترجمہ: بے شک اگر تو اپنا ہاتھ مجھ پر بڑھائے گا کہ مجھے قتل کرے تو میں اپنا ہاتھ تجھ پر نہ بڑھاؤں گا کہ تجھے قتل کروں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو مالک سارے جہان کا۔

ہابیل نے کہا میں چاہتا ہوں میرا اور تیرا گناہ دونوں تیرے ہی پلڑے میں پڑیں، تو تو دوزخی ہو جائے اور بے انصافوں کی یہی سزاء ہے۔ یہ بات سن کر قابیل جس پر عورت کا بھوت سوار تھا اس نے اپنے بھائی ہابیل کو اپنی خواہش نفس کی خاطر قتل کر دیا۔[8]

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ انسان نے سب سے پہلا جو جرم کیا وہ قتل ہے۔

بیٹی پر بیٹے کو ترجیح نہ دینے زندہ دفن نہ کرنے، اور پرورش کرنے پر جنت:

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ من کانت لہٗ انثیٰ فلم یئدھا، ولم یھنھا، ولم یؤثرولدہٗ علیھا، ۔قال یعنی الذکور۔ ادخلہ اللہ الجنۃ ۔[9]

---

[6] علامہ محمد طاہر، گجراتی، 1900، مجمع بحار الانوار، جلد:4، صفحہ:85، دار الایمان المدینہ المنورہ

[7] المائدہ،:6،28

[8] قادری، مولانا محمد قاسم، 2000ء، قتل ناحق کی تباہ کاریاں، ص7، مکتبہ غوثیہ یونیورسٹی روڈ نزد پولیس چوکی محلہ فرقان کراچی

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کی بیٹی ہو اور وہ اسے دفن نہ کرے، اس کی توہین نہ کرے، اور بیٹے کو اس پر ترجیح نہ دے، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

ناحق خون وہ ہلاکت ہے جس سے نکلنا مشکل ہے:

حدثني احمد بن ، حدثنا إسحاق بن سعيد، سمعت ابي يحدث، عن عبد الله بن عمر، قال:" إن من ورطات الامور التي لا مخرج لمن اوقع نفسه فيها، سفك الدم الحرام بغير حله۔[10]

ترجمہ: اسحاق (بن سعید) نے کہا کہ میں نے اپنے باپ کو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا۔ ان ہلاکت والی باتوں میں سے جن میں اپنے آپ کو واقع کرنے (یعنی پھنسے) کے بعد نکلنا مشکل ہے۔ یہ ناحق خون بہانا ہے۔

عہدِ سالت مآب ﷺ اور قتل غیرت:

حضور ﷺ کے عمر مبارک کی کل دورانیہ 63 سال ہیں جن میں آپ ﷺ نے 53 برس مکہ مکرمہ شریف رہے، نبوت ملنے سے 40 سال پہلے اور تاج نبوت سے سرفراز ہونے کے 13 سال بعد مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے، پھر اس کے بعد مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی 10 سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔

بازار بنو قینقاع میں ایک برقع پوش عورت:

ایسا ہی ایک واقعہ جنگ بنی قینقاع کا سبب بنا۔ یہ واقعہ کچھ یوں ہوا کہ بازار بنو قینقاع میں ایک برقع پوش عرب عورت آئی ایک یہودی نے اپنی دکان میں اس عرب مسلمان عورت کا کپڑا اس وجہ سے باندھ دیا کہ وہ جب اٹھے تو اس کا ستر کھل جائے تو ہوا بھی ایسا ہی ۔جب اس عورت نے مسلمانوں کو بدلہ لینے کے لیے پکارا

---

[9] السجستانی، ابوداؤسلیمان بن اشعث ،1994ءسنن ابی داؤد، حدیث نمبر5146، باب فی فضل من عال یتیما، مکتبه النشر والتوزیع کویت

[10] بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، حدیث نمبر 1759 کتاب الدیات، مطبوعہ مکتبہ بشریٰ کراچی، 2012

ایک عربی مسلم نوجوان غیرت میں آکر قتل کر دیا اس یہودی کو، جس کی وجہ سے یہودی آگے بڑھنے کی کوشش کی تو مسلم نوجوان نے اس کو قتل کر دیا۔ جس کے نتیجے میں مسلمانوں اور یہود کے مابین جنگ چھڑ گئی۔[11]

اسلامی شرعی قانون کا موقف بہت واضح ہے قتل غیرت کے بارے میں اور یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم کردہ اصول ہے، جس کا معنیٰ ومفہوم یہ ہے: اگر کسی شخص نے غیر مرد کو اپنی بیوی کیساتھ زنا کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھ کر قتل کیا تو اسکو قتل ہی مانا جائے گا جس طرح مجرم نے جو جرم کیا اور مجرم کو ایسا ہی سزا دی جائے گی جو ایک قاتل کو دی جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک چار گواہ نہ پیش کرے جنھوں نے اس گھناؤنے فعل کو اپنی آنکھوں سے ہوتا ہوا دیکھا ہو وہ شخص نہ اپنی بیوی کو قتل کر سکتا اور نہ کہ کسی کو بھی اس وقت تک قابل سزا نہیں ٹھرایا جا سکتا۔ قرآن پاک ایسے افراد کے لیے بھی ایک عملی طریقہ پیش کرتا ہے، جن کو اپنے شوہر یا بیوی پر بے وفائی کا شک ہوتا ہے یا پھر وہ ان کو رنگے ہاتھوں دھوکا دیتے ہوئے پکڑ لیتے ہیں، مگر کوئی گواہ پیش کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ قرآن مجید کا بتایا ہوا طریقہ یہ ہے:

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ ۙ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَo وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَo وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ ۙ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَo وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَo[12]

اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہو تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو حضرت بلال بن امیہ اور حضرت عویمر عجلانی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عھم نے بد فعلی میں مبتلا غیر مرد کو دیکھ کر خود کاروائی نہیں کی بلکہ اپنا مقدمہ حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پیش کی۔

---

[11] الرافعی، عبد القادر، 1323ھ، تقریرات رافعی علی حاشیہ ابن عابدین، جلد:2، صفحہ:45۔ مکتبۃ الکبریٰ الامیریہ، مصر

[12] ۔النور ،6تا10

دورِ حاضر اور قتل غیرت:

مختلف علاقوں اور زبانوں میں مختلف اصطلاحات:

پاکستان کے مختلف علاقوں اور زبانوں میں اس قتل (قتل غیرت) کو مختلف نام دیا جاتا ہے۔

صوبہ سندھ:

صوبہ سندھ میں اسے کاروکاری کا نام دیا جاتا ہے۔

صوبہ بلوچستان:

صوبہ بلوچستان میں سیاہ کاری کا نام دیا جاتا ہے۔

صوبہ پنجاب:

صوبہ پنجاب میں کالا کالی کا نام دیا جاتا ہے۔

صوبہ خیبر پختونخواہ:

صوبہ خیبر پختونخواہ میں طور طورہ کا نام دیا جاتا ہے۔

عورت سندھ میں کاروکاری کی بھینٹ:

عورت سندھ میں کاروکاری کی بھینٹ : مختلف طریقوں سے عورتوں کو غیرت کے نام پر قتل کیا جاتا ہے۔ صوبہ سندھ میں اس رسم کو کارو کاری کا نام دیا جاتا ہے۔ کارو کا نام سیاہ مرد اور کاری کا نام سیاہ عورت کو دیا جاتا ہے۔ چھوٹی کلہاڑیوں یا کلہاڑے سے مرد اور عورت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے۔ عموما اس قتل میں برادری کے لوگ بھی شریک ہوتے ہے۔

صوبہ پنجاب میں عورت کالا کالی کی نذر:

صوبہ پنجاب: غیرت کے نام پر قتل کو صوبہ پنجاب میں کالا کالی کا نام دیا جاتا ہے صوبہ پنجاب میں عام طور پر گولی مار کر اس طرح کے قتل کئے جاتے ہیں۔ غیرت کے نام پر قتل ہونے والی خواتین کا دائرہ بالغ بچیوں سے لے کر عمر رسیدہ خواتین تک پھیلا ہوا ہے۔ عام طور پرا نہیں صرف نا جائز جنسی تعلقات رکھنے کے

الزام میں قتل کر دیا جاتا ہے۔انہیں اس بات کا کوئی موقع فراہم نہیں کیا جاتا کہ الزام کی صفائی پیش کرے کیونکہ ایسا کرنا غیر ضروری سمجھا جاتا ہے۔مرد کی غیرت کیلئے اس بات کی جواز کو کافی سمجھا جاتا ہے۔[13]

"افسوس سے یہ بات کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے ہی اپنے ملک میں یہ رواج عام ہے، قبائلی علاقوں میں آئے دن بچیاں غلط رسموں کے بھینٹ چڑھ جاتی ہے۔ خصوصا سندھ اور جنوبی پنجاب کے بعض علاقوں میں اس نوعیت کے قتل بکثرت ہوتے رہتے ہیں اس کاروکاری کے الزام میں قتل ہونے ولی لڑکیوں کو نہ غسل دیا جاتا ہے اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے"[14]

صوبہ خیبر پختونخواہ میں طور طورہ کی بھینٹ :

25جون 2019ءڈان نیوز کے مطابق قتلِ غیرت کو صوبہ خیبر پختونخواہ میں طور طورہ کا نام دیا جاتا ہے صوبہ خیر پختونخواہ کے تحصیل کے علاقہ سرائے صالح میں گھر والوں نے مل کر خاتون سمیت جوڑے کو قتل کر دیا۔

پولیس اور عینی شاہدین کے مطابق کوہستان کے ضلع لوئر کی رہائشی خاتون کچھ عرصہ پہلے اپنے اہل خانہ کی رضامندی کے بغیر حاضر سروس مانسہرہ پولیس کانسٹیبل سے شادی کی تھی۔لڑکی کی فیملی کی جانب سے مسلسل جان سے مارنے کی دھمکی دی جارہی تھی ،خاتون اور اس کا شوہر مارنے کے خطرے کے ڈر سے قریب ہی مضافاتی علاقے میں منتقل ہوگئے۔کچھ دن بعد ہی شام کے وقت عورت اپنی شوہر کا انتظار میں تھی جی ٹی روڈ پر ان کے بھائی نے آکر فائرنگ کر دی جس سے وہ موقع پر جان بحق ہوگئی، مقتولہ کے بھائیوں نے ایک دوسری جانب اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں عورت کا شوہر موقع ہی پر فوت ہوگیا۔ اوراس جیساواقعہ وزیرستان کے شمالی علاقے میں ایک قابلِ اعتراض ویڈیوں منظر عام پر آیا جس کے بعد دولڑکیوں کو قتل غیرت کے بنیاد پر قتل کر دیا گیا تھا،اس کے بعد مرکزی ملزم نے کمرہ عدالت میں اپنے الزام وجرم کا اعتراف بھی کر دیا۔

---

[13] اعوان، محبت حسین، اسلام قانون اور مظلوم پاکستانی عورت، صفحہ:181۔مکتبہ بخاری گلستان کالونی کراچی

[14] نسیم، مسز طلعت 2005 کورٹ میرج کی شرعی اور قانونی حیثیت ، ،صفحہ :84،ایم اے علوم اسلامیہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سیشن07

صوبہ بلوچستان میں غیرت کے نام پر قتل:

25نومبر 2019ء کے رپوٹ کے مطابق 11 ماہ کے دوران صوبہ بلوچستان میں غیرت کے نام پر 52 افراد کو قتل کیا گیا۔ ان میں سے نصف واقعات صرف تین اضلاع نصیر آباد، جعفر آباد اور کچھی میں رپورٹ ہوئے ہیں۔ خواتین کے حقوق کے لیے کام کرنے والی میں ڈائریکٹر تنظیم عورت فاؤنڈیشن علاؤ الدین خلجی نے اردو نیوز کو بتایا کہ کے ہر دوسرے دن بلوچستان میں ایک عورت قتل یا تشدد کا نشانہ بنتی ہے غیرت کے نام پہ۔ صوبے بلوچستان میں 2019ء جنوری سے لیکر 2019ء نومبر تک خواتین پر تشدد کے 118 واقعات ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ ان واقعات میں 69 خواتین اور 11 مرد قتل ہوئے۔ سب سے زیادہ 43 خواتین اور نو مردوں کو غیرت کے نام پر سیاہ کاری کا نام دے کر قتل کیا گیا۔ سال گذشتہ 2018ء میں بھی 35 خواتین اور 19 مرد کو غیرت کے نام پر قتل کر دیئے گئے۔ رپورٹر-علاؤ الدین خلجی نے مزید بتایا کہ غیرت کے نام پر قتل کے واقعات سب سے زیادہ نصیر آباد اور اس سے ملحقہ اضلاع جعفر آباد اور کچھی میں تقریبا ہر سال رپورٹ کئے جاتے ہیں۔ نصیر آباد میں اس سال سولہ، ضلع کچھی میں پانچ افراد اور جعفر آباد میں آٹھ افراد کو قتل کر دیا گیا۔ رپوٹر کے مطابق غیرت کے نام پر قتل کے اصل محرکات کچھ اور ہوتے ہیں واقعات میں مقتولین پر بظاہر ناجائز جنسی تعلقات کا الزام لگایا جاتا ہے۔

قتل غیرت کے عمومی اسباب:

اسلامی تعلیمات کے تحت غیرت کا تصور بہت اہم ہے، لیکن اخلاقی اور قانونی اصولوں کے مطابق اس کا استعمال ہونا چاہئے۔ دورِ حاضر میں قتل غیرت کے مختلف پہلو ہیں، جو معاشرتی مسائل اور مختلف وجوہات کی بنا پر واقع ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ قدیم رسوم میں سے ایک رسم ہے جو تاحال جاری ہے لیکن یہ رسم اکثر و بیشتر خواتین کیخلاف استعمال ہوتی رہی ہے۔

(ا) حصول مقصد میں ناکامی پر شدید غم (مثلا ناکامی محبت میں مطلوب مقام پر شادی کا نہ ہونا) صورت مذکورہ میں عموما کاوٹ بننے والے کو یا جس سے شادی کرنا تھی اس نے کسی اور سے شادی کر لی تو رشتہ دینے سے انکار کرنے والے والدین اور جس دوسرے سے شادی ہوئی اسے قتل کر دیاجاتا ہے۔

(۲) گھریلو ناچاقی مثلا شوہر، بیوی یا بھائی بھائی میں مسلسل جھگڑا ہو تو بالآخر تنگ آکر دونوں میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے۔

(۳) طیش میں آکر کسی قریبی عزیزہ کے کسی غیر محرم سے ناجائز تعلقات ہوں تو عزیز ہ اور آشناکو یا ان میں سے کسی ایک کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔

(۴) گھر سے بھاگ کر قریبی عزیزہ نے کسی شخص سے شادی کر لی۔تو گھر والے تلاش شروع کر دیتے ہیں، اور جب دونوں کہیں مل جائیں تو دونوں کویاان میں سے کسی ایک کو قتل کر دیتے ہیں۔

(۵) لڑکیوں کوراہ چلتے چھیڑنے سے منع کرنے پر اس منع کرنے والے کو ختم کر دیتے ہیں۔[15]

آج بھی پاکستان کے کئی ایسے بھی علاقے چاہے وہ بلاواسطہ بالواسطہ سرداروں وڈیروں اور جاگیرداروں اکی دسترس میں ہیں ۔یہ لوگ اپنی رعایا پر مکمل قابو رکھنے کے لیے کسی حدتک اپنے فیصلوں کواثرانداز کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تاکہ وہ رعایاپر اثرانداز ہو جائے ۔ان کے اشاروں پر بعض لوگ بغیر صبر و تحمل اور کسی جانچ پڑتال کے بغیر اپنی ہی بہنوں اور ماؤں کو قتل کر دیتے ہیں۔ اِن نام نہاد سرداروں کو کچھ اس طرح کے فوائدے ہوتے ہیں، پہلا یہ کہ متاثرہ خاندان مالی اور سماجی طور پر ان پر انحصار کرنے لگتاہے اور دوسرا یہ کہ قرب وجوار کے بعض علاقوں میں ان کے اس جذبہ وجوش کی عزت افزائی کیجاتی ہے۔

قتل کے اسباب میں سے پہلا بنیادی سبب زن یعنی عورت ہے۔اسلامی پر دہ جب گھر میں رائج نہیں کیا جاتا بلکہ شتر بے مہار کی طرح ماں ،بہن،بہو،بیوی،بیٹی کو سرعام بازار جانے، اجنبی لوگوں سے ملاقات کرنے بلکہ ان کو خود ملاقات کروانے کے مواقع دیئے جاتے ہیں۔تواس سے غلط تاثرات بھی ہمیشہ کے لئے قائم ہوتے ہیں ۔پھراس غلط تعلقات کی وجہ سے ایک دوسرے پرغلط بیانی الزام تراشی کا بھی سلسلہ شروع ہوتا ہے، پھر بنیادی طورپر جس غیرت وحمیت کا جناز ہ اپنےہی ہاتھ سے نکالا تھا کچھ دن بعداس میں غیرت کچھ پیدا ہوتی ہے۔ پھر آخرکار یہی ہوتاہے کہ اپنےہی ہاتھوں سے غیرت کے نام پراپنےہی پیاروں اور بیگانوں کو موت کے گھاٹ اتاراجاتاہے۔نیز بہن، بیٹی،بہواور بیوی کے لیئےایساماحول بناکر سینما تھیٹر میں ساتھ لیجا کر فحش لٹریچر

[15] قادری،مولانامحمد قاسم،2000، قتل ناحق کی تباہ کاریاں،صفحہ:23،مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی یونیورسٹی روڈکراچی

کا مطالعہ (studay) کر کے بلکہ دوسروں کو مطالعہ کرنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح بے شرمی بے و حیائی پھیلا کر خود شرم وحیاء کو جلاوطن کیا جاتا ہے اور پھر زندگی بھر پچھتاتا رہتا ہے۔

العرض قتل کرنے کے اسباب بہت زیادہ ہیں، لیکن دیکھنے سے بغور معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسباب عموما تین بنیادی اسباب کی طرف ہوتے ہیں۔ (۱) عورت (زن) (۲) مال (زر) (۳) جائیداد وزمین)۔ اور اگر مزید ان میں غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان تینوں کا دارومدار بھی خواہش نفس کی پھیروی اور بے جاغصہ پر ہے۔[16]

غیرت کے نام پر جو قتل ہوتے ہیں ان میں اگر صرف کاری قتل ہو جائے، جیسا کہ عموما ایسا ہی ہوتا ہے تو کارو کیلئے متاثرہ مرد کو اسکی غیرت کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی کیلئے تاوان ادا کرنا پڑتا ہے۔ یہ تاوان قتل ہونے والی عورت کی قیمت اور اپنی جان جانے کی خاطر ادا کیا جاتا ہے۔ یہ نظام پیسے وصولنے، تاوان میں عورت حاصل کرنے یا دوسرے جرائم کی پردہ پوشی کیلئے کئی مواقع مہیا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ قاتل کو تقریبا اس بات کا بھی یقین ہوتا ہے ایسے کہ اگر اس نے غیرت کے بہانے کوئی قتل کیا تو عدالت اس کے ساتھ نرمی کریگی۔ مردوں کے بارے میں بھی اطلاعات ملی ہیں جو غیرت کے مسئلے کی بجائے دیگر تنازعات کے باعث دوسرے مردوں کو قتل کر دیتے ہیں اور اس کے بعد اپنے ہی خاندان کی کسی عورت کو کاری قرار دے کر ہلاک کرتے ہیں تاکہ پہلے قتل کو غیرت کے قتل کا نام دیا جاسکے۔ ایسے واقعات بھی منظر عام پر آئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ تاوان کا لالچ بھی بعض معاملات میں سچ کو مسخ کرنے کا سبب بنتا ہے۔ اس امر کے باعث کہ ناجائز تعلقات کا الزام لگا کر تاوان میں عورتیں حاصل کی جاسکتی ہیں، "غیرت" کے نظام میں مزید خرابیاں پیدا کر دی ہیں۔ اگر کوئی عورت کسی مرد سے شادی کرنے سے انکار کر دے تو وہ اس عورت کے خاندان کے کسی مرد کو کارو قرار دے کر اسے قتل نہ کرنے کے عوض اس عورت کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ بعض اوقات وہ اپنے الزام کے وزن کو بڑھانے کیلئے اپنے خاندان کی کسی عورت کو کاری قرار دے کر قتل بھی کر دیتا ہے۔[17]

---

[16] قادری، مولانا محمد قاسم، 2000، قتل ناحق کی تباہ کاریاں، صفحہ: 24، مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی یونیورسٹی روڈ کراچی

[17] اعوان، محبت حسین، 2002ء اسلام قانون اور مظلوم پاکستانی عورت، صفحہ: 186۔ مکتبہ بخاری گلستان کالونی کراچی

آج یہ بات انتہائی اہمیت کا حامل ہے غیرت کے نام پر قتل کے نقصانات کو بیان کیا جائے مساجد، تعلیمی ادارے، اور کمیونٹی سینٹرز میں ورکشاپس اور سیمینارز کا انعقاد کیا جائے تاکہ لوگوں کو غیرت اور اس کے اسلامی تصورات کے بارے میں آگاہ کیا جا سکے۔ بالکل اسی طریقے سے جن کی ذمہ داریاں ہیں اس بارے میں قانون نافذ کرنے والے اداروں اور عدلیہ کی تربیت کی جائے تاکہ وہ غیرت کے نام پر قتل کے مقدمات کی نوعیت اور اس کے معاشرتی اثرات کو سمجھ سکیں۔ اس عنوان کو تعلیمی اداروں کی نصاب میں شامل کی جائیں جو غیرت اور اس کے صحیح مفہوم کو اجاگر کریں۔

دیہی علاقوں کے علاوہ بڑے شہروں میں قتل غیرت کے واقعات:

دیہی علاقوں کو علاوہ پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں آئے روز اس قسم کے واقعات ہو رہے ہیں۔

وائس آف امریکہ کے نمائندہ ،سدرہ ڈار 15، مئی 2024 کے رپورٹ کے مطابق دیہی علاقوں کے علاوہ بڑے بڑے شہروں میں بھی غیرت کے نام پر قتل کے واقعات ہو رہے ہیں۔

پاکستان کے مختلف شہروں میں قتل غیرت کے واقعات رپوٹ ہوئے ہیں۔ 2023ء میں جاری کردہ ہیومن رائٹس واچ کے مطابق 2016ء سے 2022ء تک قتلِ غیرت کے 520 واقعات ہوئے ہیں جن میں خواتین کی تعداد 333 تھی اور مردوں کی تعداد 198۔ شہر کراچی 2023ء اگست کے مہینے میں ایک باپ نے اپنی بیٹی سمیت دو بندوں کو قتل کر دیا تھا غیرت کے نام پر، سرکاری ہسپتال میں کام کرنے والے ڈاکٹر نے سچل تھانہ کے حدود میں اپنی 17 سال بیٹی اور اس سے ملنے کے لئے آنے والے 20 سالہ احسن کو اس وقت قتل کیا جب وہ دونوں گھر کے باہر گاڑی میں بیٹھے ہوئے محو گفتگو تھے۔

پوسٹ مارٹم رپوٹ کے مطابق ملزم نے اپنی بیٹی کو چار گولی اور اس کے ساتھ موجود لڑکے کو آٹھ گولیاں ماری ہے۔ پولیس رپورٹ میں یہ درج کیا گیا ہے ملزم نے اس قتل پر کسی بھی قسم کی ندامت کا اظہار نہیں کیا۔

خلاصہ بحث

زمانہ جاہلیت میں مختلف طریقوں سے اپنی بیٹیوں کو قتل کر دیتے تھے، ان میں سے بعض گڑھا کھودتے اور بیٹی کو اس میں ڈال کر گڑھا بند کر دیتے حتٰی کہ وہ مر جاتی، اور بعض اسے پہاڑ کی چوٹی سے پھینک دیتے، بعض اسے غرق

کر دیتے اور بعض اسے ذبح کر دیتے تھے بے دردی سے مسل دیا جاتا تھا۔ اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہیں بیٹیاں ناپسند کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:(اسلام قبول کرنے کی برکت سے)اللہ پاک نے زمانہ جاہلیت کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مبارک دور میں قتل غیرت کے کئی ایسے واقعات پیش آئے کہ مجرم کو سزا دی جائے یا نہ دی جائے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے واضح طور پر امت کی رہنمائی فرمائی کہ اس غیرت کے نام پر خود قانون کو ہاتھ میں نہیں لے سکتے ہیں۔

حضرت بلال بن امیہ ،حضرت عویمر عجلانی اور سعد رضی اللہ عنہم نے خود کاروائی کے بجائے اپنا مقدمہ حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پیش کی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قانون کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ صادر فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ جو بھی اس معاملے میں قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا وہ قانون کی گرفت میں ضرور آئے گا۔

دورِ حاضر میں قتل غیرت کے مختلف پہلو ہیں، جو معاشرتی مسائل اور مختلف وجوہات کی بنا پر واقع ہوتے ہیں۔ یہ رسم تو قدیم ہے لیکن اس کے اثرات تا حال جاری ہے۔

اور آج بھی دنیا بھر میں بالواسطہ بلاواسطہ اس جذبہ وجوش کی عزت افزائی کیجاتی ہے۔ملک پاکستان کے میں بھی اس کے اثرات پائے جاتے ہیں خصوصاً دیہی اور قبائلی علاقوں میں۔ غیرت کے نام پر مختلف طریقوں سے مرد اور عورت کو قتل کیا جاتا ہے۔یہ ذمہ داری انتظامیہ حکمرانوں اور عدالتوں کی ہے کہ وہ مکمل تفتیش کے بعد سزا جاری کرے۔

بہر صورت اس کا سدِباب ہونا چاہیے ورنہ معاشرہ بگڑ کر اس آگ سے بچ نہیں پائے گا۔اور دن بدن اس کے اثرات مزید پھیلتے چلے جائیں گے جو کہ کنٹرول سے باہر ہو گا۔

سفارشات:

1 – مساجد، تعلیمی ادارے، اور کمیونٹی سینٹرز میں ورکشاپس اور سیمینارز کا انعقاد کیا جائے تا کہ لوگوں کو غیرت اور اس کے اسلامی تصورات کے بارے میں آگاہ کیا جا سکے۔

2- قانون نافذ کرنے والے اداروں اور عدلیہ کی تربیت کی جائے تا کہ وہ غیرت کے نام پر قتل کے مقدمات کی نوعیت اور اس کے معاشرتی اثرات کو سمجھ سکیں۔

3- تعلیمی اداروں میں نصاب میں ایسی تعلیمات شامل کی جائیں جو غیرت اور اس کے صحیح مفہوم کو اجاگر کریں۔

4- غیرت کے نام پر قتل کی روک تھام کے لیے کمیونٹی میں مشترکہ کوششوں کو فروغ دیا جائے۔

5- ایسے تحقیقی پراجیکٹس میں مقامی ثقافت اور معاشرتی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے تحقیقی سوالات تیار کیے جائیں۔